پہلی بات

پیارے بچو! ہر معاشرے میں انسانوں کے درمیان ان کے کام کے لحاظ سے فرق ضرور پایا جاتا ہے اور یہ فطری چیز ہے۔ قدرت نے چند مصلحتوں کے پیش نظر یہ فرق رکھا ہے، لیکن معیشت کے حقوق اور ان سے فائدہ اُٹھانے کے اسباب میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض افراد انتہائی غربت میں زندگی گزارتے ہیں، لیکن اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت پر بھرپور توجہ دیتے ہیں اور ان کے بچے بہترین تربیت اور اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اونچے عہدوں پر فائز ہوتے ہیں اور ان کے نہ صرف گھریلو حالات بدل جاتے ہیں، بلکہ ان کے طرز زندگی، طرز معاشرت اور دوست واحباب میں بھی نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے۔ جس طرح والدین اور سرپرستوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیں اور ان کے 'ہوم ورک' کا بھی خیال رکھیں، اسی طرح بچوں کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ والدین کی رہنمائی میں آگے بڑھیں اور انھوں نے ان سے جو توقعات وابستہ کی ہیں، ان پر پورا اُترنے کی کوشش کریں۔ اگر کہیں کوئی شبہ ہو رہا ہو یا کہیں اسباق سمجھنے میں پریشانی ہو رہی ہو تو پہلے اساتذہ سے اس کا تذکرہ کریں اور ان مشکلات کو حل کریں۔ اگر مسئلہ حل نہ ہو رہا ہو یا اساتذہ توجہ نہ دے رہے ہوں تو پھر اپنے سرپرستوں یا والدین سے اس سلسلے میں گفتگو کریں۔ بغیر کوئی سبق سمجھے اور اساتذہ سے اس کا ذکر کیے بغیر جو بچے اپنے والدین سے اساتذہ کی شکایت کرتے ہیں، یہ بات اچھی نہیں ہے۔

عام طور سے اس طرح کی شکایتیں سامنے آتی ہیں کہ کوئی سبق سمجھ میں نہیں آیا اور اس کی ساری ذمہ داری اساتذہ پر ڈال دی۔ جب اساتذہ کو پتہ ہی نہیں چلے گا تو وہ آپ کے مسائل اور مشکلات کیسے حل کریں گے۔ اس لیے آپ سب سے پہلے اپنے اساتذہ کو بتائیں کہ فلاں سبق میں نہیں سمجھ پایا ہوں۔ یقین ہے کہ ایسا کوئی استاذ نہیں ہے جو آپ کی مشکل کو حل کرنے سے انکار کرے۔ وہ ضرور آپ کے مسائل حل کریں گے۔

والدین کے لیے بھی ضروری ہے پہلے پوری بات سمجھ لیں۔ پھر اسکول جا کر پرنسپل سے ایسے استاد کی شکایت کریں۔ بلکہ ہونا یہ چاہیے کہ اس سبق کو خود حل کرنے کی کوشش کریں جو بچہ کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہو اس کے بعد متعلقہ استاد سے ملیں اور ان سے گزارش کریں کہ وہ اُس بچہ پر خصوصی توجہ دیں۔ شکایت کو محض شکایت نہ سمجھیں، بلکہ اصل سبب کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ اس لیے کہ آئندہ دنوں میں ایسی بہت سی مشکلات پیش آ سکتی ہیں، جب والدین بظاہر معمولی بات پر چراغ پا ہو کر استاد پر اپنا غصہ اُتارنے کی کوشش کر سکتے ہیں، اس سے نہ صرف اساتذہ اور طلبا کے مابین رشتہ میں درار پڑ جاتی ہے، بلکہ بعض اساتذہ بھی ایسے بچوں سے بدظن ہو جاتے ہیں اور ان پر خصوصی توجہ نہیں دیتے۔ جہاں اساتذہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کو آسان طریقے سے اسباق سمجھانے کی کوشش کریں، وہیں بچوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ جو سبق سمجھ میں نہ آ رہا ہو، اس سے متعلق اساتذہ کو بتائیں اور سبق کی مشکلات کو حل کریں۔ امنگی بچوں کے خطوط کے ہم ہمیشہ کی طرح منتظر ہیں۔

ادارہ